سورة الانبیاء

آیات ۷۱ - ۸۲

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا
يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ
وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا
فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿٧٠﴾ وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبْنَا لَهٗٓ
اِسْحٰقَ ۭ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ۭ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ
فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاۗءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ
مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰۗىِٕثَ ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ﴿٧٤﴾ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهٗ مِنَ
الصّٰلِحِيْنَ ﴿٧٥﴾ وَنُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنٰهُ
مِنَ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۭ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿٧٧﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ
يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا
اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء

مکية

آیات 112

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

تمام انبیاء کی دعوت کا محور توحید اور دین کی دعوت و اقامت ہے؛ نجات اسی میں ہے، رسول اللہ ﷺ کی بعثت پوری انسانیت کے لیے رحمت ہے۔ جو اس دعوت کو رد کریں گے وہ خسارے میں رہیں گے، جبکہ زمین کی وراثت صالحین کو ملے گی۔

قریش کو انذار و تنبیہ - توحید کے دلائل اور انکارِ رسالت پر وعید

آیات 1-47

آیات 1 تا 15
قریش کے لیے اتمامِ حجت: انذار مکذبین کو یاددہانی- تاریخ عالم کا حوالہ

آیات 16 تا 29
کائنات کی حقیقت اور انجام: توحید کا اثبات اور شرک کی تردید

آیات 30 تا 41
کائنات کی نشانیوں سے استدلال اور کفار کے اعتراضات کا جواب

آیات 42 تا 47
دعوتِ حق کا غلبہ اور منکرین کو انجام کی تنبیہ

تاریخ نبوت اور کارِ نبوت

آیات 48-91

آیات 48 تا 50
موسیٰؑ و ہارونؑ کا ذکر- قرآن و تورات کی مشترکہ دعوتِ توحید

آیات 78 تا 86
صابر و شاکر انبیاء کی مثالیں اہل ایمان کی حوصلہ افزائی

آیات 51 تا 73
ابراہیم علیہ السلام کی توحیدی خدمات—عقیدۂ توحید

آیات 87 تا 90
خدا کی قدرت و حکمت کے مظاہرے -یونس، زکریا، یحییٰ، ۹۱ علیہم السلام کا حوالہ

آیات 74 تا 77
لوطؑ اور نوحؑ کی نجات مجرمین کی ہلاکت

آیات 91
اللہ کی قدرت کی نشانی: حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ

اختتامیہ - دعوتِ انبیا کا تسلسل اور آخری فیصلے کی تنبیہ

آیات 92 -112

آیات 92 تا 95
تمام انبیاء کی ایک ہی ملت کی طرف دعوت، توحید کی ملت- پھر لوگوں کا اختلاف

آیات 96 تا 106
قربِ قیامت کی تنبیہ
اہل شرک کا انجام
اہل ایمان و توحید کا انجام

آیات 107 تا 112
آپ ﷺ رحمت اللعالمین اور آپؐ پر ایمان لانے کی دعوت
مسلمانوں کو اقتدار حاصل ہوگا

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ﴿٦٦﴾ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ - پھر وہ الٹے کر دیے گئے اپنے سروں پر (ان کی عقل اوندھی ہو گئی)

نَكَسَ يَنْكُسُ ، نَكْسًا: الٹ کر دینا، اُوپر نیچے کرنا

رُءُوْسِ : رَاْس کی جمع (سر)

لَقَدْ عَلِمْتَ - بلا شبہ یقیناً تو جانتا ہے (کہ)

مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ - یہ نہیں بولتے

هٰٓؤُلَآءِ: اسمِ اِشارہ (demonstrative noun)- جمع کے لیے-عاقل کے لیے

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اس نے کہا پھر کیا تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا

مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا - (اس کی) جو نہ نفع پہنچا سکتا ہے تمہیں کچھ بھی

نَفَعَ يَنْفَعُ ، نَفْعًا : نفع پہنچانا

وَّلَا يَضُرُّكُمْ - اور نہ نقصان پہنچا سکتا ہے تمہیں

ضَرَّ يَضُرُّ ، ضَرًّا وَ ضُرًّا : نقصان پہنچانا

اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا - تُف ہے تم لوگوں پر اور ان پر جن کی

أُفٍّ: (اسم فِعل ہے)، ایسا لفظ جو بظاہر اسم ہے مگر معنی میں فعل کے کام دیتا ہے
افسوس، حقارت، بیزاری، اُکتاہٹ اور بے ادبی کے اظہار کے لیے صوتی ردِ عمل

تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ وَ انۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ﴿۶۸﴾ قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ ﴿۶۹﴾ وَ اَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِيۡنَ ﴿۷۰﴾

اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ - کیا تم سمجھتے نہیں ہو

قَالُوۡا حَرِّقُوۡهُ - انہوں نے کہا تم جلادو اسے

حَرَّقَ يُحَرِّقُ ، تَحْرِيْقًا: جلانا (II)

وَ انۡصُرُوۡۤا اٰلِهَتَكُمۡ - اور مدد کرو تم اپنے معبودوں کی

نَصَرَ يَنْصُرُ ، نَصْرًا: مدد کرنا

اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ - اگر ہو تم (کچھ) کرنے والے

قُلۡنَا يٰنَارُ كُوۡنِىۡ بَرۡدًا - ہم نے کہا اے آگ! ٹھنڈی ہو جا!

كَانَ يَكُوْنُ ، كَوْنًا: ہونا

بَرْدًا: ٹھنڈک ہونا، ٹھنڈک

اردو میں: برد، تبرید، بارد، بارود، بُرادہ (لوہ چون)

وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ - اور سلامتی (والی) ابراہیم پر

وَ اَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا - اور انہوں نے ارادہ کیا اسکے ساتھ چالبازی کا

اَرَادَ يُرِيْدُ ، اِرَادَةٌ : ارادہ کرنا (IV)

كَيْد: مکر، فریب، چال، حیلہ

فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَخۡسَرِيۡنَ - تو ہم نے کر دیا انہیں اِنتہائی خسارہ پانے والے

اَخْسَر: (جمع اَخْسَرِيْن) - خُسْرَانٌ سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ/انتہائی خسارہ پانے والے)

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿٦٥﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْـًٔا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ؕ﴿٦٦﴾
اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ
بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۙ﴿٦٩﴾ وَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ۚ﴿٧٠﴾

مگر پھر اُن کی مت پلٹ گئی اور بولے "تُو جانتا ہے کہ یہ بولتے نہیں ہیں" ابراہیمؑ نے کہا "پھر کیا تم اللہ کو چھوڑ کر اُن چیزوں کو پوج رہے ہو جو نہ تمہیں نفع پہنچانے پر قادر ہیں نہ نقصان، تف ہے تم پر اور تمہارے اِن معبودوں پر جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر پوجا کر رہے ہو کیا تم کچھ بھی عقل نہیں رکھتے؟" انہوں نے کہا "جلا ڈالو اس کو اور حمایت کرو اپنے خداؤں کی اگر تمہیں کچھ کرنا ہے" ہم نے کہا "اے آگ، ٹھنڈی ہو جا اور سلامتی بن جا ابراہیمؑ پر" وہ چاہتے تھے کہ ابراہیمؑ کے ساتھ بُرائی کریں مگر ہم نے ان کو بُری طرح ناکام کر دیا

Then their minds were turned upside down,61 and they said: "You know well that they do not speak." Abraham said: "Do you, then, worship beside Allah a thing that can neither benefit you nor hurt you? Fie upon you and upon all that you worship beside Allah. Do you have no sense?" They said: "Burn him, and come to the support of your gods, if you are going to do anything. "We said: "O fire, become coolness and safety for Abraham." They had sought to do evil to him, but We caused them to be the worst losers.

محمد اقبال

ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ۝٦٥ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّلَا يَضُرُّكُمْ ۝٦٦ اُفٍّ لَّكُمْ وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

جاہلی عصبیت

- عصبیتِ جاہلیت ایک ایسی مہلک بیماری ہے جو عقل و دل دونوں کو مفلوج کر دیتی ہے۔ جب یہ کسی انسان کے اندر جڑ پکڑ لیتی ہے تو وہ حق کو دیکھ کر بھی انکار کر دیتا ہے۔ کبھی لمحہ بھر کے لیے حقیقت کی جھلک دکھائی دیتی ہے، مگر اگلے ہی پل برادری، فرقے یا گروہی مفادات کا دباؤ اسے دوبارہ اندھی تقلید میں دھکیل دیتا ہے۔ یہی حال ان لوگوں کا بھی تھا
- ایک لمحے کو چونکے، مگر فوراً نسلوں کے تعصّبات نے انھیں اپنی گرفت میں لے لیا۔ دلیل ان کے پاس کوئی نہ تھی، بس اتنا کہہ کر جان چھڑالی کہ "تم جانتے ہو ہمارے خدا بولتے نہیں۔" کتنی عجیب بات ہے کہ جنہیں وہ خدا سمجھ بیٹھے تھے، وہ گویائی تک سے محروم تھے۔ جہالت انسان کو اندھا کر دیتی ہے، مگر جاہلی تعصب اس اندھے پن کو پتھر بنا دیتا ہے، ایسا پتھر جو سچائی کی کسی روشنی کو گزرنے نہیں دیتا۔
- حضرت ابراہیمؑ اپنے حریفوں کو جس مقام پر لانا چاہتے تھے ان کو انھوں نے وہاں لاکر کھڑا کیا۔ آپؑ نے ان پر بھرپور وار کیا۔ فرمایا کہ پھر تم اللہ کے سوا ایسی چیزوں کو کیوں پوجتے ہو جو نہ تم کو کوئی نفع پہنچا سکیں نہ کوئی نقصان ! یہ بات ظاہر ہے کہ بتوں کی بے بسی کو اس طرح آشکارا کر دینے کے بعد جتنی موثر ہو سکتی تھی اس کے بغیر اتنی موثر نہیں ہو سکتی تھی
- آپؑ نے ان پر جب اس طرح حجت تمام کر دی اور پھر بھی ان کی آنکھیں نہیں کھلیں تو انھوں نے نہایت کراہت و بیزاری کے ساتھ فرمایا کہ کہ تُف ہے تم پر اور تمہارے ان معبودوں پر۔ ایسا لگتا ہے کہ تم عقل سے بالکل ہی پیدل ہو۔ اگر تم میں ذرا بھی عقل ہوتی تو تم اس بات کو ضرور سمجھ لیتے کہ پتھر کی مورتیاں بھی کیا پرستش کے قابل ہوتی ہیں۔ جن کی بے بسی کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنی حفاظت تو کیا کرتیں اپنی بپتا بھی کسی کو نہ سنا سکیں (اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ)

قَالُوا حَرِّقُوهُ وَانصُرُوا آلِهَتَكُمْ إِن كُنتُمْ فَاعِلِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ﴿٦٩﴾ وَأَرَادُوا بِهِ كَيْدًا فَجَعَلْنَاهُمُ الْأَخْسَرِينَ ﴿٧٠﴾

ابراہیم (علیہ السلام) کے لیے سزا کا اعلان

- اہل باطل اور ارباب اقتدار کا ہمیشہ یہ شیوہ رہا ہے کہ جب وہ دلائل کی جنگ ہار جاتے ہیں تو پھر تشدد پر اتر آتے ہیں بالخصوص ان کا مذہبی طبقہ جب اپنی پیشوائی کو خطرے میں دیکھتا ہے تو پھر وہ برہنہ طاقت بن کر میدان میں آجاتا ہے۔ یہاں چونکہ اقتدار اور مذہبی اجارہ دار ملی بھگت سے اس ملک پر حکومت کر رہے تھے، ان کے لیے یہ بات انتہائی تشویشناک تھی کہ ان کی سیادت و امارت اور تخت اقتدار غیر اللہ کی پرستش کے جن تصورات پر قائم ہے اسے کوئی نقصان پہنچے۔

- جب پجاریوں اور مندر کے پروہتوں نے دیکھا کہ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے ان کا سارا کاروبار پیشوائی خطرے میں ڈال دیا ہے، اور ان کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہے، نہ ان کا کوئی بھرم رہ گیا ہے نہ ان کے معبودوں کا تو اپنے عوام کو اکسایا کہ یہ وقت اپنے معبودوں کی حمایت میں اٹھنے کا ہے۔ اگر اس وقت اس نوجوان کے خلاف کوئی سخت کارروائی نہ کی گئی تو آباؤاجداد کا دین تباہ ہو کر رہ جائے گا۔

- مذہبی طبقے اور ارباب قتدار نے چھوٹی موٹی سزائیں مسترد کرکے ان کو آگ میں جلانے کی (بڑی سزا) سنائی، اس مقصد کے لیے ایک بہت بڑی آگ جلائی گئی ، جس میں آپ کو منجنیق کے ذریعے سے پھینکا گیا، تب اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ وہ ابراہیم کے لیے ٹھنڈی ہو جائے اور بے ضرر بن کر رہ جائے۔ صریح طور پر یہ بھی ان معجزات میں سے ایک ہے جو قرآن میں بیان کیے گئے ہیں۔ جو اللہ نے اپنی قدرت اور اس کائنات پر اپنی حاکمیت سے انجام دیا

وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿۷۲﴾

وَنَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ -اور ہم نے نجات دی اسے اور لوط کو اس زمین کی طرف

نَجّٰى يُنَجِّىْ ، تَنْجِيَةٌ: بچانا

الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ -جو (کہ) ہم نے برکت رکھی اس میں تمام جہان والوں کے لیے۔

وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ - اور ہم نے عطا کیا اس کو اسحاق

وَهَبَ يَهَبُ ، وَهْبًا: بخشنا، عنایت کرنا، عطا کرنا

وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً - اور مزید یعقوب

نفَلَ يَنفُلُ ، نَفْلاً : زیادہ دینا/ کرنا

نَافِلَةً: زائد، اضافی (اسم فاعل مؤنث)

وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ - اور سب کو ہم نے بنایا نیک۔

جَعَلَ يَجْعَلُ ، جَعْلًا: بنانا/ کرنا

وَجَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً - اور ہم نے بنایا انہیں پیشوا

أَئِمَّة : اِمَامٌ کی جمع - امام، رہنما

يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا - (کہ) وہ رہنمائی کرتے تھے ہمارے حکم کے ساتھ

وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ - اور ہم نے وحی کی ان کی طرف

اَوْحٰى يُوْحِىْ ، اِيْحَآءٌ: وحی کرنا (IV)

فِعۡلَ الۡخَيۡرٰتِ - نیک کام کرنے کی

خَيْرَات : خَيْر کی جمع (نیکیاں، بھلائیاں، اچھے اعمال)

وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ۗ

وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ - اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے کی

وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ - اور تھے وہ ہماری عبادت کرنے والے

عٰبِدِيْن : عَابِدٌ کی جمع (عبادت کرنے والے)

وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ - اور لوط (علیہ السلام) کو ہم نے دی ان کو

حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ - حکمت اور علم اور ہم نے نجات دی اسے

حُكْم : فیصلہ، حکمت و فہم، حکومت، اقتدار
اللہ کی طرف سے حکمت/ صحیح قوت فیصلہ اور
سند حکمرانی (Authority)

مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِىْ - (اس) بستی سے جو

قَرْيَةِ : بستی، شہر

كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ - کرتی تھی گندے کام

خَبٰٓئِث : گندے کام، ناپاک چیزیں (واحد - خَبِيْثَةٌ)

اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ - بیشک وہ برے لوگ تھے (بہت) نافرمانی کرنے والے

سَوْءٍ : برا ہونا	قَوْمَ سَوْءٍ : برے لوگ	فِسْقٌ : نافرمانی	فاسِق : نافرمانی کرنیوالا

وَاَدْخَلْنٰهُ فِىْ رَحْمَتِنَا - اور ہم نے داخل کیا اسے اپنی رحمت میں

اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ - یقیناً وہ نیک لوگوں میں سے تھا۔

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝٧١ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِيْنَ ۝٧٢ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ
بِاَمْرِنَا وَاَوْحَيْنَاۤ اِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِيْنَ ۝٧٣ وَلُوْطًا اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ
كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِيْنَ ۝٧٤ وَاَدْخَلْنٰهُ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٧٥

اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو اور حضرت لوطؑ کو نجات دی اس سرزمین کی طرف جسے ہم نے بابرکت بنایا تھا تمام جہان والوں کے لیے۔ اور ہم نے حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحاقؑ عطا کیے اور مزید براں یعقوبؑ دیئے اور ہم نے سب کو نیک بخت کیا۔ اور ہم نے اُن کو امام بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور ہم نے انہیں وحی کے ذریعہ نیک کاموں کی اور نماز قائم کرنے اور زکٰوۃ دینے کی ہدایت کی، اور وہ ہمارے عبادت گزار تھے

اور لوطؑ کو ہم نے حکم اور علم بخشا اور اُسے اُس بستی سے بچا کر نکال دیا جو بدکاریاں کرتی تھی درحقیقت وہ بڑی ہی بُری، فاسق قوم تھی، اور لوطؑ کو ہم نے اپنی رحمت میں داخل کیا، وہ صالح لوگوں میں سے تھا

And We made them into leaders to guide people in accordance with Our command, and We inspired them to good works, and to establish Prayers and to give Zakah. They worshipped Us alone. We bestowed upon Lot sound judgement and knowledge, and We delivered him from the city that was immersed in foul deeds. They were indeed a wicked people, exceedingly disobedient. And We admitted him into Our mercy. Verily he was of the righteous. We bestowed the same favor upon Noah. Recall, when he cried to Us before; We accepted his prayer and delivered him and his household from the great distress and We helped him against a people who rejected Our signs as false. They were indeed an evil people and so We drowned them all.

محمد اقبال

وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوْطًا اِلَى الْاَرْضِ الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا لِلْعٰلَمِیْنَ۝۷۱ وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَیَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلْنَا صٰلِحِیْنَ۝۷۲

حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کی ہجرت

- جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنے کے باوجود اللہ نے سلامتی عطا کی تو باطل کے پجاری اور حکمران شکست کے باوجود سبق نہ لے سکے۔ بلکہ وہ اور زیادہ اشتعال میں آگئے، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ابراہیمؑ کی نجات نے حق کی صداقت اور شرک کی کمزوری کو سب پر ظاہر کر دیا ہے۔ انہیں ڈر تھا کہ لوگ اگرچہ فی الحال خاموش ہیں، مگر دلوں میں یہ واقعہ ایمان کی چنگاری بھڑکا دے گا، جو جلد بت پرستی کو جلا کر راکھ کر دے گی۔ اس خوف سے انہوں نے شہر میں ایسا ماحول بنا دیا کہ ابراہیمؑ کی جان لینا ضروری سمجھا جانے لگا
- انہی حالات میں اللہ تعالیٰ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس ظلم و شرک سے بھری سرزمین کو چھوڑ دیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیمؑ حضرت لوطؑ کے ساتھ اُس "برکت والی سرزمین" (یعنی شام و فلسطین) کی طرف ہجرت کر گئے
- بائیبل کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم (علیہ السلام کے دو بھائی تھے، نحور اور حاران۔ حضرت لوطؑ حاران کے بیٹے تھے۔
- سورۃ عنکبوت میں حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا جو تذکرہ آیا ہے اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی قوم میں سے صرف ایک حضرت لوط ہی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر ایمان لائے تھے۔ اور پھر آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے انھیں نبوت سے سرفراز فرمایا
- برکت والی سرزمین سے مراد شام اور کنعان کی سرزمین ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زرخیزی اور شادابی عطا فرمائی ہے اور ساتھ ساتھ روحانی برکات سے بھی نوازا ہے۔ حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کے بعد متعدد نبی وہاں مبعوث ہوئے۔ اس سرزمین نے ان کے خیر و برکت سے فائدہ اٹھایا اور آج کتنے انبیائے کرام وہاں مدفون ہیں۔

وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً یَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَیۡنَاۤ اِلَیۡهِمۡ فِعۡلَ الۡخَیۡرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیۡتَآءَ الزَّکٰوةِ ۚ وَ کَانُوۡا لَنَا عٰبِدِیۡنَ ﴿ۚۙ﴾ وَ لُوۡطًا اٰتَیۡنٰهُ حُکۡمًا وَّ عِلۡمًا وَّ نَجَّیۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡیَةِ الَّتِیۡ کَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِیۡنَ ﴿ۙ﴾

ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں امامت و ہدایت کا تسلسل

- حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر اللہ تعالیٰ کا مزید کرم یہ ہوا کہ انھیں جو اولاد عطا فرمائی انھیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت کا امام بنایا۔ مشرق وسطیٰ اور بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کے دین کی رہنمائی اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کی قیادت و امامت انھیں لوگوں کے سپرد کی گئی۔ حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب (علیہ السلام) اپنے دور میں اللہ تعالیٰ کے راستے پر چلنے والوں کے امام تھے اور ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل جیسی امت اٹھائی جس نے صدیوں تک اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی کا فرض انجام دیا
- جسم و جان اور مال و دولت میں اللہ تعالیٰ سے وفاداری کے اظہار کی جامع ترین صورتیں نماز اور زکوۃ ہیں، اس لیے بطور خاص ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے عظیم رسول نماز کا اہتمام کرتے اور نظام زکوۃ قائم کرتے رہے اور ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اور ان کی صلاحیتوں اور طاقتوں کا ایک ایک شمہ اللہ تعالیٰ کے دین کی نصرت و اعانت اور سربلندی میں صرف ہوتا رہا ہے کیونکہ وہ از اول تا آخر اللہ تعالیٰ ہی کے عبادت گزار اور فرمان بردار تھے۔
- حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر نہایت اختصار کے ساتھ (ان کا ذکر تفصیل سے اسے پہلے آچکا ہے ایک سے زائد مقامات پر)
- آپ نے ابراہیم (علیہ السلام) کے ساتھ ان کے امتی کی حیثیت سے ہجرت کی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے انھیں حکم اور علم سے نوازا، یعنی ان کو نبوت عطا فرمائی اور قوت فیصلہ سے مشرف فرمایا۔ اور انھیں ایک علاقے کی طرف مبعوث کیا جو بحر مردار کے قریب تھا اور بعض روایات کے مطابق وہ سات بستیوں یا شہروں پر پھیلا ہوا تھا اور ان میں بڑی بستی کا نام سدوم تھا۔ اہل سدوم خلاف فطرت فعل کا ارتکاب کرتے تھے۔ مرد مردوں کے ساتھ اعلانیہ جنسی تعلقات قائم کرتے تھے اور اس میں کوئی ہرج نہ سمجھتے تھے۔ چنانچہ یہ تمام شہر/آبادیاں اپنے رہنے والوں سمیت ہلاک کر دیا گئیں۔ اور لوطؑ اور اہل ایمان کو بچا لیا گیا

وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۶﴾ وَنَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۷۷﴾

وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ - اور نوح کو جب اس نے پکارا اس سے پہلے | نَادٰى يُنَادِىْ ، مُنَادَاةٌ: پکارنا، بلانا

فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ - تو ہم نے دعا قبول کی اس کی | (ج و ب) اِسْتَجَابَ يَسْتَجِيْبُ ، اِسْتِجَابَةٌ : دعا قبول کرنا (X)

فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ - پھر ہم نے نجات دی اسے اور اس کے گھر والوں کو

مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ - عظیم دکھ سے | كَرْب : غم، مصیبت کرب، بے چینی، دکھ (شدید غم واندوہ)

وَنَصَرۡنٰهُ - اور ہم نے مدد کی اس کی | نَصَرَ يَنْصُرُ ، نَصْرًا: مدد کرنا

مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ - ان لوگوں پر جنہوں نے

كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا - جھٹلایا ہماری آیتوں کو

اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ - بیشک وہ برے لوگ تھے

فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ - تو ہم نے غرق کردیا انہیں سب کے سب کو۔ | اَغْرَقَ يُغْرِقُ ، اِغْرَاقًا : غرق کرنا (IV)

وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا
بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾

اور یہی نعمت ہم نے نوحؑ کو دی یاد کرو جبکہ اِن سب سے پہلے اُس نے ہمیں پکارا تھا ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو کرب عظیم سے نجات دی، اور اُس قوم کے مقابلے میں اُس کی مدد کی جس نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تھا وہ بڑے بُرے لوگ تھے، پس ہم نے ان سب کو غرق کر دیا

We bestowed the same favor upon Noah. Recall, when he cried to Us before; We accepted his prayer and delivered him and his household from the great distress and We helped him against a people who rejected Our signs as false. They were indeed an evil people and so We drowned them all.

محمد اقبال

وَنُوحًا إِذْ نَادَىٰ مِن قَبْلُ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ ﴿٧٦﴾ وَنَصَرْنَاهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَوْمَ سَوْءٍ فَأَغْرَقْنَاهُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٧٧﴾

حضرت نوح علیہ السلام کا تذکرہ

- ابراہیم، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب اور حضرت لوط (علیہم السلام) کی طرح حضرت نوح (علیہ السلام) کو اللہ نے ہدایت اور نبوت عطا فرمائی تھی۔ ان کے ساتھ بھی ان کی قوم نے وہی سلوک کیا جیسے ہر نبی اور رسول کے ساتھ ان کی قوموں نے کیا
- حضرت نوح (علیہ السلام) نے ایک طویل مدت تک تبلیغ و دعوت کا فرض انجام دیا اور آپ (علیہ السلام) کی قوم نے بے پناہ مصائب سے آپ (علیہ السلام) کو دوچار کیے رکھا۔ کسی اور رسول کو ساڑھے نو سو سال تک ایسی آزمائش سے گزرنا نہیں پڑا
- چند سالوں کی اذیتیں انسان کو ہلا کے رکھ دیتی ہیں۔ چہ جائیکہ نو صدیوں تک ایک داعی الی الحق دعوت کا فرض انجام دے اور اس کی پاداش میں گونا گوں مصائب کا شکار رہے۔ ایسا صبر اور ایسی استقامت !
- لیکن جب اس قدر طویل مدت تک بھی آپ (علیہ السلام) کی قوم کے دل نہ پسیجے اور اس دعوت کا نکار کیا تو آپ (علیہ السلام) نے دعا کا دامن اپنے رب کے سامنے پھیلا دیا: أَنِّي مَغْلُوبٌ فَانتَصِرْ، پروردگار، میں مغلوب ہو گیا ہوں، میری مدد فرما۔ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا - اے میرے رب ! تو زمین پر ان کافروں میں سے ایک کو بھی چلتا پھرتا نہ چھوڑ
- قوم نوح (علیہ السلام) کے لوگ اپنے جرموں کی پاداش میں غرق کر دیئے گئے اور آگ میں داخل کیے گئے اور وہ خدا کے مقابل میں اپنے لیے کوئی مددگار نہ پا سکے۔ اللہ تعالی نے انہیں اور ان کے ساتھ اہل ایمان کو بہت بڑی مصیبت (کربِ عظیم) سے نجات بخشی (یعنی ایک بدکردار قوم کے اندر رہنے کی مصیبت سے اور عظیم طوفان کا عذاب سے)
- دنیا میں بگاڑ پیدا کرنے والے بے لگام نہیں، اور حق کے لیے اٹھنے والا اکیلا نہیں ہوتا۔ جو شخص سچائی کا نمائندہ بن جائے، تو خدا اس کا ساتھی بن جاتا ہے، اور جس کے ساتھ خدا ہو، اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ۙ‏ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۖ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ ؕ

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ - اور داؤد اور سلیمان جب وہ دونوں فیصلہ کر رہے تھے

حَكَمَ يَحْكُمُ ، حُكْمًا فیصلہ کرنا، حکم کرنا

فِى الۡحَـرۡثِ - کھیتی (کے بارے) میں

حَرْث : کھیتی

اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ - جب رات کو چر گئیں اس میں

نَفَشَ يَنْفُشُ ، نَفْشًا : بکریوں کا کھیت میں رات کے وقت بغیر چرواہے کے چر لینا

غَنَمُ الۡقَوۡمِ - لوگوں کی بکریاں

غَنَم : بکریاں

وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ - اور تھے ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود

شٰهِدَ : اصل معانی ـــ موجود ہونا

فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۔تو ہم نے سمجھا دیا وہ (فیصلہ) سلیمانؑ کو

فَهِمَ يَفْهَمُ : سمجھنا

فَهَّمَ يُفَهِّمُ ، تَفْهِيْمٌ : سمجھانا (II)

وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا - اور ہر ایک کو ہم نے عطا کیا حکم اور علم

وَّسَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ - اور ہم نے مسخر کر دیا داؤد کے ساتھ پہاڑوں کو

سَخَّرَ يُسَخِّرُ ، تَسْخِيْرًا مسخر کرنا خدمت میں لگانا، تابع کرنا

يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ - وہ (پہاڑ) تسبیح کرتے تھے پرندوں کے ساتھ

سَبَّحَ يُسَبِّحُ ، تَسْبِيْحًا : تسبیح کرنا (II)

وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ - اور ہم ہی تھے کرنے والے۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِى الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمْنٰهَا
سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۙ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۗ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۷۹﴾

اور اِسی نعمت سے ہم نے داوٗدؑ اور سلیمانؑ کو سرفراز کیا یاد کرو وہ موقع جبکہ وہ دونوں ایک کھیت کے مقدمے میں فیصلہ کر رہے تھے جس میں رات کے وقت دُوسرے لوگوں کی بکریاں پھیل گئی تھیں، اور ہم اُن کی عدالت خود دیکھ رہے تھے، اُس وقت ہم نے صحیح فیصلہ سلیمانؑ کو سمجھا دیا، حالانکہ حکم اور علم ہم نے دونوں ہی کو عطا کیا تھا

We bestowed the same favor upon David and Solomon. Recall, when they gave judgement regarding a tillage into which the sheep of some people had strayed at night, and We were witnesses to their judgement. We guided Solomon to the right verdict, and We had granted each of them judgement and knowledge. We made the mountains, and the birds celebrate the praise of Allah with David. It was We Who did all this.

آیات 48-91 (سلسلۂ انبیاء علیہ السلام)

ان آیات میں انبیاء علیہ السلام کا ذکر - لیکن زمانی ترتیب (Chronological order) سے نہیں۔ کیوں؟

آیات 48 تا 77

- ان آیات میں ان انبیاءِ عظام کا ذکر جو جو ملتوں اور امتوں کے بانی ہوئے جن میں ابراہیم علیہ السلام، نوح علیہ السلام اور موسیٰ (و ہارون) علیہما السلام۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ بھی کہ تاریخِ انسانیت میں ہر دور میں اللہ نے اپنے برگزیدہ رسول بھیجے تاکہ ہدایت کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ ان انبیاء کے تذکرے سے یہ حقیقت نمایاں کی گئی کہ رسالت کا مشن ایک مسلسل تاریخی تسلسل رکھتا ہے، جو آخرکار نبی اکرم ﷺ پر آ کر کامل ہوا۔

آیات 78 تا 94

- ان آیات میں انبیاء علیہ السلام کا ذکر تاریخی ترتیب سے نہیں بلکہ صفاتی ترتیب سے ـــ یعنی ہر نبی ایک مخصوص اخلاقی یا روحانی صفت کی مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔
- حضرت داؤد اور حضرت سلیمان (علیہما السلام): اقتدار میں بندگی کا نمونہ
- حضرت ایوب، حضرت اسماعیل، حضرت ادریس، حضرت ذوالکفل (علیہم السلام): صبر و استقامت کے امام
- حضرت یونس، حضرت زکریا اور حضرت مریم (علیہم السلام): دعا اور امید کے علمبردار

انبیاء کی یہ زندگیاں نہ صرف تاریخ کا بیان ہیں بلکہ پیغمبر ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے لیے تسلی کا ذریعہ بھی تھیں۔ وہ مکی دور کی سخت آزمائشوں سے گزر رہے تھے، مگر یہ قصص یاد دلاتے ہیں کہ اللہ کے راستے پر چلنے والے کبھی تنہا نہیں ہوتے۔ دوسری طرف، ان متکبرین کے لیے تنبیہ ہے جو اللہ کی نعمتوں میں مست ہو کر اسی کے پیغمبر کے مقابل آئے۔

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ اِذۡ یَحۡكُمٰنِ فِی الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِیۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِیۡنَ ﴿۷۸﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَیۡمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَیۡنَا حُكۡمًا وَّ عِلۡمًا ۫ وَّ سَخَّرۡنَا مَعَ دَاوٗدَ الۡجِبَالَ یُسَبِّحۡنَ وَ الطَّیۡرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِیۡنَ ﴿۷۹﴾

داؤد و سلیمان علیہما السلام کا ذکر

- یہاں حضرت داؤد اور حضرت سلیمان (علیہ السلام) کا ذکر شروع ہو رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے انھیں جن کمالات سے نوازا اور ان پر جو احسانات کیے ان میں سے چند ایک کا اجمالاً تذکرہ کیا گیا ہے۔ کمالات اور احسانات کا ذکر کرنے سے پہلے نہایت اختصار سے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جس سے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان (علیہ السلام) کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ اپنے تمام کمالات اور فضائل کے باوجود اپنی طبیعت میں ایسی سلامتی رکھتے تھے کہ بیٹا اپنے فہم و فراست کو اللہ تعالیٰ کی عنایت اور امانت سمجھ کر اپنے جلیل القدر باپ کے سامنے نہایت احتیاط سے اظہار ضروری سمجھتا تھا اور باپ اپنے تمام کمالات کے باوصف نوخیز اور نوعمر بیٹے کی بات کو کماحقہٗ وزن دیتا تھا اور دونوں اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتے تھے
- علمائے مفسرین کے مطابق، ان کے دور میں کسی شخص نے اپنی کھیتی میں بڑی محنت سے فصل تیار کی تھی مگر ایک دوسرے شخص کی بکریوں کے ریوڑ نے کھیت میں گھس کر تمام فصل تباہ کردی۔ اب یہ مقدمہ حضرت داؤد (علیہ السلام) کی عدالت میں پیش ہوا۔ آپؑ نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ باغ / کھیتی والا اپنے باغ کے بدلے اس شخص کی بکریاں لے لے۔
- بکریوں والا شخص سلیمانؑ کے پاس گیا کہ داؤدؑ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ سلیمانؑ والد کے پاس گئے اور کہا اے اللہ کے نبی فیصلہ وہ نہیں ہے جو آپ نے کیا ہے۔ انھوں نے کہا وہ کیسے؟ انھوں نے کہا آپ یہ بکریاں کھیت یا باغ والے شخص کے حوالے کردیں تاکہ وہ ان سے فائدہ اٹھائے اور کھیت بکریوں کے مالک کو دے دیں تاکہ وہ کھیت میں کام کرے اور اسی حالت میں لے آئے جس طرح تھا۔ اس کے بعد ہر شخص وہ چیز دوسرے کو دے دے جو اس کے پاس ہے۔ کھیت والا کھیت لے لے اور بکریوں والا بکریاں لے لے۔ تو داؤدؑ نے ٹھیک فیصلہ وہی ہے جو آپ نے کیا۔ انھوں نے سلیمان (علیہ السلام) کے فیصلے کو نافذ کردیا۔

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۫ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ۭ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾

- داؤدؑ کا فیصلہ غلط نہیں تھا، انہوں نے نقصان کا محض تاوان ادا کرنے کی طرف خیال کیا۔ یہ تھا فقط انصاف۔ لیکن سلیمان (علیہ السلام) نے عدل کے ساتھ تعمیر و ترقی کا بھی خیال رکھا اور عدل کے نتیجے میں فریقین کو تعمیر و ترقی کے کام پر لگا دیا۔ عدل کی یہ دوسری صورت زیادہ مثبت، مفید اور تعمیری ہے اور یہ اللہ کی توفیق اور الہام ہے کہ وہ جسے چاہے دے دے۔
- اس سے ملتا جلتا واقعہ نبی کریم ﷺ کے دور میں بھی پیش آیا (حدیثِ ترمذی)، پھر جس سے ایک فقہی مسئلہ بھی اخذ کیا گیا کہ اگر کسی شخص کے جانور نے کسی دوسرے شخص یا اس کے مال کو نقصان پہنچایا، اور یہ نقصان مالک کی غفلت یا تقصیر (negligence) کی وجہ سے ہوا - مثلاً اس نے جانور کو ٹھیک سے نہ باندھا یا اس کی نگرانی نہیں کی، تو اس جانور کے مالک پر جرمانہ (ضمان) لازم ہوگا۔ (اس کی مزید فقہی تفصیلات بھی ہیں)
- عدالتی فیصلوں کے بارے میں ہمارے اہل علم نے کہا ہے کہ اگر عدالت کے دو فیصلے باہم متضاد ہوں لیکن فیصلہ دینے والے دونوں قاضی قضا کی صلاحیت رکھتے ہوں اور کوئی شخص بھی نیت میں خرابی نہ رکھتا ہو تو دونوں فیصلے متضاد ہونے کے باوجود برسر حق سمجھے جائیں گے۔
- آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قاضی تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک قسم کے قاضی وہ ہیں جو فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ڈر کر فیصلہ دیتے ہوں۔ یہ غلطی بھی کریں گے تب بھی اللہ تعالیٰ انھیں جنت عطا فرمائے گا اور دوسری قسم کے قاضی وہ ہیں جو سرے سے فیصلہ دینے کی صلاحیت نہیں رکھتے اور تیسری قسم ان لوگوں کی ہے جو صلاحیت سے تو بہرہ ور ہیں لیکن ان میں نہ حسن نیت پایا جاتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کا خوف۔ یہ دونوں قسم کے قاضی جہنم میں جائیں گے۔

قاضی کی تین اقسام اور عدل و علم کی اہمیت

- عَنْ بُرَيْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ، وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَاثْنَانِ فِي النَّارِ، رَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضَى بِهِ، فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ، فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضَى لِلنَّاسِ عَلَى جَهْلٍ، فَهُوَ فِي النَّارِ.

سنن ابوداؤد، حدیث نمبر: 3573

سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1322

سنن نسائی، حدیث نمبر: 5402

سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر: 2315

- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" قاضی تین قسم کے ہیں: ایک جنتی اور دو جہنمی۔ جنتی وہ ہے جس نے حق کو پہچانا اور اسی کے مطابق فیصلہ کیا۔ ایک وہ ہے جس نے حق کو پہچانا لیکن اپنے فیصلے میں ظلم کیا، اور ایک وہ ہے جس نے جاہل ہوتے ہوئے لوگوں کے فیصلے کیے۔ یہ دونوں قسم کے قاضی جہنمی ہیں۔"

وَدَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا ۙ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾

- حکمرانی کے ساتھ ساتھ داؤد علیہ السلام کی درویشی کا بھی ذکر۔ ایک طرف وہ عظیم حکمران، دوسری طرف ان کے تعلق باللہ کا یہ حال تھا کہ آپ (علیہ السلام) رات کے پچھلے پہر یا طلوع سحر کے وقت پہاڑوں کے دامن میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور اپنے اوپر نازل ہونے والی کتاب زبور کی تلاوت کرتے تو پہاڑ بھی آپ (علیہ السلام) کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے بھی ہجوم در ہجوم آپ (علیہ السلام) کے گرد جمع ہو کر تسبیح میں مصروف ہو جاتے۔ (یہ کوئی انہونی بات نہیں - وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ)
- وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ؕ کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو۔ لیکن تم ان کی تسبیح کو سمجھتے نہیں
- داؤد (علیہ السلام) کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات اور آپ کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے بطور خاص جس عمل کو تسخیر کا نام دیا ہے اور پھر مزید موکد اور مبرہن کرنے کے لیے یہ بھی فرمایا کہ یہ حیرت انگیز کمال حضرت داؤد (علیہ السلام) سے اس لیے ظاہر ہوتا تھا کہ اس کے کرنے والے ہم تھے اور ہمارے لیے تو کوئی چیز نہ ناممکن ہے نہ مشکل
- اللہ تعالیٰ جس چیز کو چاہے نطق گویائی دے دے وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ۔ اور وہ اپنی کھالوں (یعنی اعضا) سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ وہ کہیں گے: ہمیں اس اللہ نے گویائی دی جس نے ہر چیز کو بولنے کی طاقت بخشی ہے (سورۃ فصلت: 21)

اضافی مواد

Reference Material

اسماءِ حسنیٰ

- اسماءِ حسنی ایک قرآنی اصطلاح ہے جس کے معنی ہیں: اللہ تعالیٰ کے بہترین نام۔
- یہ اصطلاح، قرآن کی چار سورتوں میں استعمال ہوئی ہے: سورہ طہ آیت ۸، سورہ حشر آیت ۲۴، سورہ اَعراف آیت ۱۸۰اور سورہ اِسراء آیت ۱۱۰میں آیا ہے
- یہ اللہ تعالیٰ کے وہ مقدس نام جو اس کے کمالات، بزرگی، جلال اور جمال کو سب سے بہترین صورت میں بیان کرتے ہیں۔
- وَلِلّٰہِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا، اور اللہ ہی کے لیے سب سے اچھے نام ہیں، پس اسے ان ناموں سے پکارو (الأعراف: 180)
- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ-اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو شخص ان کو محفوظ رکھے (سمجھے، یاد کرے، ان پر عمل کرے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

کیا اللہ تعالیٰ کے صرف ننانوے نام ہیں؟

یہ حدیث تحدید(limitation) کے لیے نہیں، بلکہ شرف و فضیلت کے لیے ہے۔یعنی: ان ۹۹ ناموں کا خاص اجر و ثواب ہے، نہ کہ اللہ کے کل نام صرف اتنے ہیں۔

- امام نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کے نام صرف ۹۹ ہیں؛ بلکہ یہ کہ جو شخص ان ۹۹ ناموں کو یاد کرے، سمجھے اور ان کے مطابق عمل کرے، اس کے لیے جنت کی بشارت ہے۔ یعنی یہ فضیلت مخصوص ان ۹۹ ناموں کے لیے ہے یہ حصر (restriction)کے معنی میں نہیں

اسماءِ حسنیٰ

- ابن حجر عسقلانیؒ (فتح الباری) نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام اس سے کہیں زیادہ ہیں، جیسا کہ نبی ﷺ کی دعا میں آیا: أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ...اے اللہ! میں تجھ سے ان تمام ناموں کے وسیلے سے دعا کرتا ہوں جو تو نے اپنی ذات کے لیے اختیار کیے، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھائے، یا اپنی غیب کی کتاب میں محفوظ رکھے۔ (احمد، طبرانی)
- اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے ایسے نام بھی ہیں جو کسی کو معلوم نہیں۔ لہٰذا، ۹۹ صرف ظاہر و معروف اسماء ہیں، نہ کہ کلی تعداد
- امام قرطبیؒ (الجامع لأحکام القرآن) نے اس کے بارے میں لکھا ہے، اللہ کے ناموں کی کوئی محدود تعداد نہیں۔ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ جو ۹۹ نام بیان کیے گئے ہیں، ان کا احصاء (یاد رکھنا، سمجھنا، ان سے تعلق قائم کرنا) جنت کا ذریعہ ہے، ورنہ اسماءِ الٰہی کی تعداد لامحدود ہے، کیونکہ اللہ کے کمالات لامحدود ہیں
- شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ اسماء اللہ توقیفی ہیں یعنی وحی سے ثابت ہوں گے، مگر ان کی تعداد مخصوص نہیں۔ اللہ کے بے شمار اسماء ہو سکتے ہیں، جن میں سے کچھ ہمیں معلوم ہیں اور کچھ نہیں۔ (مجموع الفتاوی)
- امام راغب اصفہانیؒ (المفردات): نے لکھا ہے کہ اسم اُس صفت کو ظاہر کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پہچان ہو۔ چونکہ صفاتِ الٰہی غیر محدود ہیں، اس لیے اسماء بھی لامحدود ہیں؛ مگر ان میں سے بعض کا تعلق بندوں کے فہم اور دنیاوی زبان سے ہے، اس لیے وہ محدود دکھائی دیتے ہیں

کیا اللہ کے افعال سے اُس کے اسماء بنائے جا سکتے ہیں؟

- اللہ تعالیٰ کے بعض اسماء ایسے ہیں جن کو اللہ کے افعال سے مشتق کر کے بنایا گیا ہے، جو قرآنِ کریم یا نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ثابت ہیں، جیسے :

يُبدئُ ويُعيدُ (البروج ١٣) سے مُبدئِ ومُعيد

يُحيي ويُميتُ (الحديد ٢) سے مُحيي ومُميت

- اس بارے میں امام ابن حزمؒ نے لکھا ہے کہ :

" کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کوئی نام (کسی ایسے فعل یا صفت سے) مشتق کر کے بنائے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنا اسم اختیار نہیں کیا، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، "آسمان اور اس کے بنانے والے کی قسم"۔

" وہ لوگ اپنی تدبیروں میں لگے پڑے ہیں اور میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں "

" وہ لوگ چالاکی کر رہے ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ بھی ان کے ساتھ چالاکی سے کام لے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ تو تمام چالاکوں سے زیادہ چالاک ہیں "

کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام مبارک، بنّاء اور کیّاد رکھے یا اس کو ماکِر، متجبر یا مستکبر کہہ کے پکارے، نہ مجازی طور پر اور نہ حقیقی اعتبار سے اور جس شخص نے اس نکتہ سے انحراف پر اصرار کیا تو یقیناً اس نے اسماء باری تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اور ایسی بات کہی جس کی کوئی دلیل نہیں ہے" (المحلی، لابن حزم)

اللہ کے نام کس نے رکھے ہیں؟

- "لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے جو مشہور نام رائج ہیں، ان میں سے بہت سے صفاتی افعال ہیں نہ کہ اسماء، جبکہ اسلاف کا مذہب اس سلسلے میں یہ ہے کہ اسماءِ الٰہی کا مسئلہ توقیفی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے خود بیان کیا ہو یا نبی ﷺ سے ثابت ہو، لہٰذا اس پر قرآن و سنت سے دلیل ہونا ضروری ہے، یہ عقلی اور اجتہادی مسئلہ نہیں ہے کہ جسے کوئی انسان اپنے رب کے لئے اسکی صفات یا افعال سے مشتق (نکال) کر ثابت کر دے

اسی لئے اکثر علماء نے ان اسماء کو اسماءِ الٰہی شمار نہیں کیا ہے جن کو سنن ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم میں اپنے طور پر مندرج کر دیا گیا ہے، اور ان پر قرآن و حدیث سے کوئی دلیل نہیں، مثال کے طور پر اس قسم کے اسماء یہ ہیں: الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، الْمُنْتَقِمُ، الْمُمِيْتُ، الْبَاعِثُ، الْبَاقِي، الْعَدْلُ، الْمُحَصِّي، الْمُقْسِطُ، الْمُغْنِي۔ کس نے رکھے ہیں اللہ کے یہ نام؟ (قرآن واحادیث میں ان کی کوئی سند نہیں، کچھ علماء نے انہیں اجتہادی طور پر اسماء الٰہی میں اس لیے شامل کر لیا کہ یہ قرآن میں اللہ کے افعال سے اخذ کیے گئے ہیں)

- جس طرح ان ناموں کو اجتہاد کے ذریعہ اختیار کیا گیا ہے، اگر اس طرح نام رکھنا جائز مانا جائے تو جو جَاعِلُ الْمَلَائِكَةِ سے جاعِلُ ، يَمْحُو اللّٰهُ سے مَاحِي، إِنَّا أَرْسَلْنَا اور مُرْسِلُ النَّاقَةِ سے مُرسل، وَاللّٰهُ يُعَذِّبُ سے مُعَذِّبٌ، وَاللّٰهُ يُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ سے مُقَلِّب، يُحِبُّ التَّوَّابِينَ سے مُحِبْ بنانا بھی درست قرار پائے گا اور یہ سلسلہ کہاں تک پہنچے گا؟ اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔" (اسماء اللہ الحسنی - ابو محمود عبد الرزاق ، المکتبہ الشاملہ)

اسماءِ حسنیٰ

اللہ تعالیٰ کے ناموں کو یاد کرنے سے کیا مراد ہے؟

- إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ-اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو شخص ان کو محفوظ رکھے (سمجھے، یاد کرے، ان پر عمل کرے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری، مسلم)
- اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے ناموں کو "یاد" کرنے (أَحْصَا) سے کیا مراد ہے جس پر اتنا بڑے اجر کی خبر ہے؟
- "أَحْصَا" کا ظاہری ترجمہ "یاد کرنا" ہے، لیکن محدثین و علماء نے واضح کیا ہے کہ اس سے صرف "زبانی یاد کرنا" مراد نہیں، بلکہ یہ ایک جامع عمل ہے۔
- أَحْصَى يُحْصِي ، إِحْصَاءً کے لغوی معنی ہیں کسی چیز کو پوری طرح گننا، شمار کرنا، احاطہ کرنا، سمجھنا، اور اس پر قابو پانا۔ لہٰذا "أَحْصَاهَا" کا مفہوم محض زبانی یادداشت نہیں، بلکہ علم، فہم، ایمان اور عمل کے مجموعے پر مشتمل ہے۔
- محدثین نے اس کی تشریح کچھ اس طرح کی ہے:
- امام نوویؒ (شرح صحیح مسلم): "احصاء سے مراد یہ نہیں کہ صرف ان ناموں کو زبانی یاد کر لیا جائے، بلکہ اس کا مطلب ہے: اُن پر ایمان رکھنا، اُن کے معانی کو سمجھنا، اور ان کے مطابق عمل کرنا۔
- یعنی "أحصاها" میں تین درجے شامل ہیں (۱) زبانی یاد کرنا، (۲) معنی و مفہوم کو سمجھنا (۳) عمل و عبادت میں ان کا اثر ظاہر کرنا۔

اسماءِ حسنیٰ

- امام ابن حجر عسقلانیؒ (فتح الباری): " احصاء یعنی حِفظَهَا لَفْظًا، وَفِهمَهَا مَعْنًى، وَعَمِلَ بِهَا اعْتِقَادًا وَعِبَادَةً انہیں زبانی یاد کرے، معنی میں تدبر کرے، اور عقیدہ و عبادت میں ان پر عمل کرے"

انہوں نے فرمایا کہ جو شخص صرف یاد کرے مگر ان پر ایمان و عمل نہ رکھے، وہ احصاء کے حقیقی مفہوم میں داخل نہیں۔

یعنی "أحصاها" میں تین درجے شامل ہیں (۱) زبانی یاد کرنا، (۲) معنی و مفہوم کو سمجھنا (۳) عمل و عبادت میں ان کا اثر ظاہر کرنا

- امام قرطبیؒ: " احصاء کا مطلب یہ ہے کہ بندہ ان ناموں کو معرفت (علم) کے طور پر سمجھے، دعا میں استعمال کرے، اور عمل میں ان کی حقیقت کو ظاہر کرے۔

یعنی یادرکھنا + سمجھنا + دعا و عمل میں ان کا استعمال = احصاء کامل

- امام راغب اصفہانیؒ نے (المفردات میں) "أحصاها" کے معانی میں 'معرفت کے ساتھ احاطہ' کا مفہوم شامل کیا ہے، یعنی بندہ اللہ کے ان صفاتی ناموں کو سمجھے، جانچے، اور اپنی عبادت میں ان کا لحاظ رکھے۔

- ابن القیمؒ (بدائع الفوائد): اسماء الحسنٰی کا احصاء ایمان کی تکمیل کا دروازہ ہے۔ کیونکہ جب بندہ اللہ کے ہر اسم کے معنی کو پہچانتا ہے، تو اسی کے مطابق اس کا یقین، دعا، خوف اور امید مضبوط ہوتی ہے۔

- أَحْصَاهَا یادرکھنا، سمجھنا، ایمان لانا، ان پر عمل کرنا۔ یعنی جو بندہ اللہ کے ۹۹ ناموں کو دل سے جانے، زبان سے یاد رکھے، اور عمل میں ظاہر کرے، وہی حقیقی طور پر ان ناموں کا "احصاء" کرنے والا ہے اور اسی کے لیے جنت کی بشارت ہے۔